

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 ان افضل بيك ليعايرتير لستاء عسرا ليعجتك بك ما محمدا

164

تاریخ القضاة  
 القضاة  
 قاضی  
 القضاة  
 قاضی  
 القضاة  
 قاضی

افضل قادیان

ایڈیٹر۔ علامہ امجد علی

نہایت تین بار

The ALFAZL QADIAN

فی رچہ از

قیمت سالانہ بیس روپے  
 قیمت لائبریری اندرون ملتان

نمبر ۹۶ مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۳۲ء پچھنہ مطابقت ۳۱ شوال ۱۳۵۰ھ جلد ۱۹

# صدرا انڈیا کشمیری کا دارالسر کے نام حکومت کشمیر کے جابرانہ رویہ شدت کے ساتھ مقابلہ کیا جائیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## المنیہ

عید کا چاند ۸ فروری کو ہوا۔ اس ۹ کو عید ہوئی۔ عید گاہ میں مردوں۔ عورتوں اور بچوں کا عظیم الشان اجتماع تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید پڑھانے کے بعد خطبہ پڑھا۔ جس میں حقیقی عید حاصل کرنے کی طرف نہایت لہجیت پیرایہ میں توجہ لائی اور پھر تمام صحیح سمیت لمبی دعا فرمائی۔ آخر میں بڑت سے اصحاب نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

ریاست جموں کے علاقہ کوٹلی اور میر پور کے مسلمانوں کے چند نمائندے آل انڈیا کشمیری کی کو اپنی حالت زار سنانے کے لئے آئے۔ انہوں نے مسلمانوں پر مظالم کے جو حالات بیان کئے۔ وہ نہایت ہی دردناک ہیں۔ حکام ریاست نے چونکہ ڈاک اور آمد و رفت پر سخت پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ اس لئے اس وقت تک ان کی اصل حقیقت ظاہر نہیں ہوئی۔ اور یہ اصحاب اپنی جان کو جو کموں میں ڈال کر بیاں پہنچتے ہیں۔

ناظرین گزشتہ پرچہ میں پڑھ چکے ہیں کہ حکومت کشمیر نے آل انڈیا کشمیری کے نمائندہ صوفی عبدالقدیر صاحب بنی تلے کو حد و ریاست سے نکل جانے کا حکم دیا تھا۔ یہ حکم زبانی تھا۔ صوفی صاحب نے بذریعہ تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اس کی اطلاع دی۔ اس پر حضور نے ہدایت فرمائی۔ کہ بغیر تحریری آرڈر کے وہاں سے نہ نکلیں۔ چنانچہ وہ وہاں ٹھہرے۔ اور پھر انہیں تحریری حکم دیا گیا۔ تو واپس چلے آئے۔ ان کے اخراج کے حکم کی اطلاع ملنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ نے دائرہ اسٹیشن ہند کے پرائیویٹ مسکر ٹری کے نام بحیثیت صدر

آل انڈیا کشمیری کی ایک ارسال فرمایا۔ جس میں لکھا۔ اب کہ حکومت کشمیر عدل و انصاف اور راست روی کی اس طرح توہین کر رہی اور حکومت برطانیہ بھی اس میں کوئی مداخلت نہیں کرتی۔ آئندہ میں بھی ایسی حکام کے اس منشدانہ اور جابرانہ رویہ کا جس کا اظہار وہ اندرون و بیرون ریاست کر رہے ہیں۔ شدت کے ساتھ مقابلہ کر دوں گا۔ اور مجھے یقین کامل ہے کہ وہ قادر مطلق خدا جو تمام ایسٹون اور حکومتوں کا حاکم اعلیٰ ہے۔ اور جو جانتا ہے کہ میں ہمارا کشمیر کے متعلق اپنے دل میں کسی قسم کی کدورت لکے بغیر محض اس کی پال شدہ مخلوق کی خدمت کیلئے کام کر رہا ہوں۔ اس نیک مقصد میں میرا فریضہ اور کام ہے۔



تبلیغی پورٹل

# بیرنی ممالک میں تبلیغ اسلام

## امریکہ

۳۱۔ دسمبر ۱۹۳۱ء کو جو خط صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے نے شکاگو سے بھیجا۔ اس کا مختصر خلاصہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے:-

(۱) صوفی صاحب موصوف نے ایک ہفتہ کا دورہ کیا اور شہر Grand Rapids اور Detroit میں گئے۔ اول الذکر شہر میں ایک عیسائی خاتون داخل اسلام ہوئی۔ اور Detroit میں دس عیسائی حبشی مسلمان ہوئے۔

Grand Rapids میں عرب کافی تعداد میں رہتے ہیں۔ ان کو تبلیغ سلسلہ کی گئی۔ عرب مذکور جماعت احمدیہ کے ثبت مداح ہیں۔ چنانچہ صوفی صاحب نے جب حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون کشتی نوح مترجم عربی کے مقدمہ سے ختم نبوت کے متعلق سنایا۔ تو سارے عرب قائل ہو گئے۔ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار کا خاص اثر ان پر ہوتا ہے۔ اور وہ انہیں یاد کرتے اور وجد سے پڑھتے ہیں:-

(۲) بہت سے کالجوں اور پبلک لائبریریوں میں مسلم سن رائز بھیجا گیا:-

## انگلستان

۱۳۔ جنوری ۱۹۳۲ء کا لکھا ہوا جو خط امام صاحب مسجد لندن اور نائب امام صاحب کا پہونچا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) اتوار کے دن باوجود اس کے کہ سارا دن بارش ہوتی رہی۔ اور سخت سردی تھی۔ ۱۰ نو مسلم اصحاب جمع ہو گئے۔ امام صاحب مسجد نے حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضرورت اور صداقت کے متعلق مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعضوں کو سبق دینے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں ان کے سمیت مسجد میں ادا کی گئیں:-

(۲) ایک نو مسلم جن کا اسلامی نام فضل کریم ہے۔ اور جو خواجہ کمال الدین صاحب کے لڑکے کے ذریعہ اسلام کی طرف

مائل ہوئے تھے۔ اسم سیکھنے کی غرض سے مسجد لندن میں آئے۔ ان کو نماز پڑھنا۔ اسلام کے مختلف اصول و قواعد روزہ رکھنے کا طریقہ اور وقت بتایا گیا۔ سن رائز تحفہ شہزادہ دلیز پڑھنے کے لئے دیئے گئے۔ واپس جا کر انہوں نے لکھا۔ کہ میں نے نماز پڑھنی اور روزے رکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اور یہ کہ انہیں روزہ رکھنے میں خوشی اور لذت محسوس ہو رہی ہے:-

(۱۳۱)۔ جنوری ۱۹۳۲ء کو ایک برکس کے نیچر اور ایک ہندوستانی طالب علم جو بحری فوج کے متعلق تعلیم پاتے ہیں۔ مسجد میں آئے۔ ان کو تبلیغ کی گئی۔ ہندوستانی طالب علم مسجد اور باغیچہ اور بیٹی کام کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور بیان کیا۔ کہ اس مسجد کی شہرت بہت اچھی ہے:-

(۱۴) اس دفعہ بھی مسٹر فریدیہ باغیچہ کے لئے عمدہ پودے اور مکان کے لئے خوبصورت پھول لائیں:-

(۱۵)۔ جنوری ۱۹۳۲ء کو امام صاحب نے ایک جلسہ میں سیاسی لیکچر دیا۔ حاضرین کی تعداد ۲۰۰ کے قریب تھی۔ آپ نے بتایا کہ انگریزوں کو مسلمانوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے چاہئیں تب ہندوستان میں امن و امان قائم ہو سکتا ہے:-

(۱۶)۔ ملاقاتیں کیں:- (۷) دو اصحاب کو لٹریچر دیا گیا:-

## سالٹ پانڈ افریقہ

مولوی نذیر احمد صاحب تبلیغ اسلام کے خط کا خلاصہ مذیل ہے:-

(۱)۔ ۲۲۔ دسمبر ۱۹۳۱ء کو سنیمان بریکو جو فینیٹی مسلمانوں کا ایک لحاظ سے صدر مقام ہے۔ اور سالٹ پانڈ سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ گیا۔ الحاج عیسیٰ صاحب فینیٹی جو غیر احمدیوں کی اکثریت کے امام ہیں اور مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کے وقت سے ہی سلسلہ احمدیہ سے مانوس ہیں۔ ان کو اور ان کے مریدوں کو تبلیغ کی گئی۔ الحاج عیسیٰ صاحب نے انگریزی۔ اور عربی کے بیعت فارم ثبت سی تعداد میں لئے۔ اور وعدہ کیا کہ مع اپنے مریدوں کے جو ۸۰۰ کی تعداد میں ہیں۔ وہ اہل سلسلہ احمدیہ ہو جاؤں گا:-

(۲)۔ ۲۵۔ دسمبر ۱۹۳۱ء کو اس بریکو جو سالٹ پانڈ سے ۸۴ میل ایشانی کی طرف واقع ہے۔ پہونچے۔ وہاں تمام شاہنٹی اور فینیٹی کے احمدیوں نے پہلا سالانہ جلسہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۳۱ء کو کیا۔ تجویز یہ تھی۔ کہ جن ایام میں قادیان کا جلسہ ہو۔ اسی دنوں یہاں بھی جلسہ کیا جائے۔ چنانچہ اس جلسہ میں ۵۰۰ مرد اور عورتیں تک کے مختلف حصوں سے شامل ہوئیں۔ ۲۵۔ دوستوں نے لیکچر دیئے۔ اور ۲۲۔ پونڈ چندہ جمع ہوا جس میں

۵۔ پونڈ مولوی نذیر احمد صاحب نے دیئے گھاؤں کے چھت نے دس شلنگ عطا کئے۔ اس چندہ سے ۴۰۔ پونڈ کا ایک قرض جو جماعت احمدیہ کے ذمہ تھا۔ ادا کر دیا گیا۔ جلسہ ۲۸۔ دسمبر بعد دوپہر دعا پر ختم ہوا:-

مولوی نذیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ہمارا اندازہ ہے ۲۴۔ بجے سے ۳۴ بجے تک جب ہم یہاں دعا کر رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی اسی وقت قادیان میں موجود تھے دعا کر رہے ہونگے۔ کیوں کہ قادیان میں اس وقت ۸۔ یا ۹ بجے شام کا وقت ہو گا:-

(۳) محمد اسحاق صاحب تامل گئے تاکہ وہاں کی جماعت کے جن لوگوں کی بیعتوں کے جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ ان میں تقسیم کریں۔ وہاں کے افسران تبلیغ میں سخت روکاؤں اور مشکلات پیدا کر رہے ہیں:-

## جاوہ

مولوی رحمت علی صاحب تبلیغ اسلام کا خط ۲۸۔ جنوری ۱۹۳۲ء کا لکھا ہوا پہونچا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب خیریت سے ہیں۔ اور تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف ہیں:-

## حیفا۔ فلسطین

مولوی اللہ تاج صاحب جالندھری کے خط ۱۸۔ جنوری ۱۹۳۲ء کا خلاصہ یہ ہے:-

۶۔ غیر احمدی اصحاب جو دار تبلیغ میں آئے۔ ان کو تبلیغ کی گئی۔ ایک شخص جو ۴۰ سال کی عمر کا تعلیم یافتہ ہے۔ داخل سلسلہ احمدیہ ہوا۔ میں احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام مبلغین کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں:-

ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ احمدیہ قادیان

## مسلمان سمری نگر پر پیدائش

سیکرٹری پلیٹی بیورو سمری نگر نے ۸۔ فروری ۱۹۳۲ء کو افضل کے نام حسب ذیل تازہ ارسال کیا گیا ہے:-

خانقاہ علی کے مضافات میں مجبوعہ کے روز مسلمانوں پر پولیس لاکھٹیوں سے حملہ کر دیا۔ مقتدر گرفتاریاں کی گئیں۔ اگرچہ شیخ محمد عبدالصاحب کے لئے پیشینہ کلاس منظور ہو چکی ہے۔ لیکن انہیں بھی یہ مراعات نہیں دی گئیں۔ اس لئے انہوں نے پھر مجبوعہ ہڑتال کر رکھی ہے۔ تمام سیاسی قیدی بھی سخت مصیبت میں ہیں:-



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمبر ۹۶ قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۳۲ء جلد ۱۹

# فیصلہ متعلق امیر جماعت احمدیہ بنگال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## امیر جماعت اور منصب امارت کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ تعالیٰ کے قلم سے

صوبہ بنگال کی احمدیہ جماعتوں کے امیر کے متعلق حال میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرماتے ہوئے انتظام جماعت کے متعلق نیا اہم اور بیان فرماتے ہیں اور انہیں جماعت کے کارکنوں کے لئے نہایت ضروری قرار دیا ہے۔ حضور کے اس فیصلہ کو نیز اس بارے میں مقامی مجلس شوریٰ کے مشورہ کو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

### بلا اجازت استعفا

پچھلے دنوں چودھری ابوالکاشم خان صاحب جنرل سیکریٹری صوبہ بنگال نے اپنے کام سے استعفا دے دیا تھا۔ اور اس وجہ سے صوبہ بنگال کے کام میں نقص پیدا ہونے لگا تھا۔ چونکہ پراونشل انجمن کے کارکن مرکز کی منظوری سے مقرر ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے چودھری صاحب سے میں نے دریافت کیا کہ انہوں نے کیوں بلا اجازت استعفا دیا، ان کے جواب سے معلوم ہوا کہ وہ موجودہ امیر کے کام سے خوش نہیں ہیں اور ان کے نزدیک بہتر یہی تھا کہ وہ استعفا دے دیں تاکہ اس وجہ سے امیر صاحب کے کام کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو۔ میرے نزدیک یہ جواب ان کا بالکل ناقص تھا۔ جب ایک افسر خلیفہ کی طرف سے منظور کیا جائے تو وہ صرف خلیفہ کے پاس ہی استعفا پیش کر سکتا ہے۔ اور خلیفہ کے پاس اس کی منظوری لینے سے پہلے استعفا پیش کرنا اسلامی اصول کے مطابق درست نہیں ہے۔ مگر بہر حال چونکہ کام خراب ہونا شروع ہو گیا تھا اور چونکہ امیر کی تعین موقت ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے صوبہ بنگال کے آئندہ نظام کے متعلق جماعت بنگال سے مشورہ لیا اور دریافت کیا کہ مرکز کہاں ہو اور بنگال کا امیر کسے مقرر کیا جائے۔

### منصب امارت کی حقیقت

جو جوابات معمول ہوتے ہیں۔ ان سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے دوست ابھی پوری طرح امارت کے منصب کی حقیقت اور اس کی غرض کو نہیں سمجھے۔ کیونکہ بہت سے دوستوں نے لکھا ہے کہ ہم کو کسی ایک امیر پر متفق نہیں ہو سکتے۔ اس لئے امیر اگر کم سے کم کچھ عرصہ

کے لئے قادیان سے آئے تو بہتر ہوگا۔ یا یہ کہ اس وجہ سے ہم رائے نہیں دے سکتے۔ لیکن اگر مجبور ہی کیا جائے۔ تو فلاں یا فلاں شخص امیر ہو اس ناواقفیت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں چاہتا ہوں کہ اختصار کے ساتھ بتا دوں کہ اسلامی طریق کے مطابق ہر ملک یا علاقہ میں ایک شخص نبی یا خلیفہ کا نائب ہونا ہے۔ جسے امیر کہتے ہیں۔ یہ شخص خلیفہ کی طرف سے اس علاقہ کا نگران ہوتا ہے۔ اور اس کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق مقامی لوگوں کے مشورہ سے اس صوبہ کے ان امور کا انتظام کرتا ہے۔ جن کا انتظام صوبہ کے سپرد کیا گیا ہو۔ یا ان احکام کی تنفیذ کرتا ہے۔ جو براہ راست خلیفہ یا خلفائے کے مقرر کردہ امراء کی طرف سے جاری کئے گئے ہوں۔ پس یہ عمدہ حقیقتاً انتہائی نہیں۔ بلکہ تصنیفی ہے۔ لیکن چونکہ ہر اہم معاملہ میں خلیفہ کے لئے حکم ہے۔ کہ وہ پہلے مشورہ لے لیا کرے۔ اس وجہ سے مقامی لوگوں سے اس کے متعلق مشورہ کر لیا جاتا ہے۔ اور ان کے مشورہ کو مشورہ کی حد تک محدود رکھنے کے لئے یہ شرط لگا دی گئی ہے۔ کہ وہ ایک نام پیش نہ کریں۔ بلکہ دو تین نام پیش کریں۔ تاکہ مشورہ کی صورت قائم رہے۔ اور یہ نہ سمجھا جائے کہ امیر کثرت رائے سے مقرر ہوا ہے۔

### احباب بنگال کی تجاویز

اس تفصیل کے بعد اب میں اصل معاملہ کو لیتا ہوں بناظر صاحب اعلیٰ نے ایک لمبی خط و کتابت کے بعد جو رپورٹ میرے سامنے پیش کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بنگال کے دوستوں میں امارت اور اس کے مرکز کے متعلق بہت کچھ اختلاف ہے مختلف آراء

کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مختلف احباب مندرجہ ذیل تجاویز پیش کرتے ہیں۔

- ۱- امیر قادیان سے مقرر ہو کر آئے۔
- ۲- چودھری ابوالکاشم خان صاحب امیر ہوں۔
- ۳- پروفیسر عبداللطیف صاحب امیر ہوں۔
- ۴- مولوی ابوطاہر صاحب امیر ہوں۔
- ۵- پروفیسر عبدالقادر صاحب امیر ہوں۔
- ۶- امیر سرکاری آدمی نہ ہو۔
- ۷- امیر بنگالی ہو۔
- ۸- مقامی امرار میں سے کوئی شخص امیر ہو۔
- ۹- مرکز کلکتہ ہو۔
- ۱۰- مرکز براہمن ٹریہ ہو۔
- ۱۱- مقامی امیر کا مرکز جب وہ صوبہ کا امیر مقرر ہو صوبہ کا مرکز ہو۔
- ۱۲- کسی صوبہ کے امیر کی ضرورت نہیں۔ ہر اک انجمن براہ راست قادیان سے تعلق رکھے۔ اور اگر ضروری صوبہ کا امیر مقرر کیا جائے تو اس کے اختیارات اور صوبہ کی انجمن کے اختیارات معنوی جماعتوں سے محدود ہوں۔ اور پھر بھی بعض امور میں ان کا تعلق قادیان سے براہ راست ہے۔

### ضروری امور

ان سب آراء پر غور کرنے کے بعد اور ان اصول پر غور کرنے کے بعد جو میرے نزدیک اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی طرف سے نظام جماعت کے چلانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ میں بعض ایسے امور کا بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جو اصولی طور پر بنگال اور دوسرے ممالک۔ یا صوبہ جات کے انتظام میں مدد ہونگے۔ اور جن پر میرے آئندہ فیصلہ کی بنیاد ہوگی۔

### سلسلہ کے مالی کام کا انتظام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور احکام سے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ کا مالی کام براہ راست ایک شخص کے ہاتھ میں نہ ہو۔ بلکہ انجمن کے ذریعہ سے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقرر اگر کٹو کے قیام کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام اور آپ کی تحریرات سے ثابت ہے۔ کہ آپ اس اگر کٹو کو تمام دنیا کی جماعت کے لئے لفظ اتحادی قرار دیتے ہیں اور پھر یہ بھی آپ کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ اس انجمن کے لئے قادیان کا مرکز رہنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ لیکن مختلف ممالک کی ضرورتوں کو مد نظر رکھ کر اس انجمن کی آمد کا ایک حصہ مقامی صوبوں یا ملکوں کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔

### خلافت سے وابستگی کی ضرورت

دوسری طرف آپ کی تحریرات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ اس جماعت کی ترقی خلافت سے وابستگی کے ساتھ مشروط رکھتے ہیں۔



واجب الاطاعت قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے وجود کو خدا تعالیٰ کے فضل کا نشان اور ذریعہ فرماتے ہیں۔ جس کے فقدان کے ساتھ سلسلہ کی برکات بھی ختم ہو جائیں گی۔ اور اس سے بغاوت کو شقاوت اور طغیانی قرار دیتے ہیں۔

### خلافت کے لئے مشورہ کی ضرورت

تیسری طرف اسلام سے یہ امر بوضاحت ثابت ہے۔ کہ کوئی خلافت بغیر مشورہ کے نہیں چلی سکتی۔ اور یہ کہ جہاں تک ہو خلیفہ کو کثرت رائے کا احترام کرنا چاہیے۔ اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی خلافت و رزوی کثرت رائے میں پڑے۔ یا اسلام کو کوئی واضح نقصان پہنچاتا دیکھے۔ یا مشورہ کو جماعت کی کثرت رائے کا آئینہ نہ سمجھے۔ وغیرہ وغیرہ۔

### مجلس عاملہ کی حیثیت

ان تینوں امور کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ حضرت سید موعود علیہ السلام کے نزدیک خلیفہ کو سب کام اپنے ہاتھ سے نہیں کرنے چاہئیں۔ بلکہ ایک مجلس عاملہ کے ذریعہ سے کرنے چاہئیں۔ تاکہ اس کی رائے میں کوئی خاص تعصب نہ پیدا ہو جائے۔ وہ مجلس عاملہ اپنے دائرہ عمل میں سب دنیا کی جماعتوں کے لئے واجب الاطاعت ہونی چاہیے۔ خلیفہ کو جماعت سے مشورہ لے کر اپنی پالیسی کو طے کرنا چاہیے۔ اور اس مشورہ کا امتناعی حد تک لحاظ کرنا چاہیے۔ اور اس سے یہ امر خود بخود نکل آیا۔ کہ جب جماعت کے مشورہ سے کوئی امور طے ہوں۔ تو مجلس عاملہ اس کی پابند ہو۔ وہ افراد جماعت کے لئے واجب الاطاعت ہے۔ نہ کہ حیثیت جماعت جماعت پر۔

### اہل تشیعین نظام

جب قادیان کو حضرت سید موعود علیہ السلام نے مجلس عاملہ کا مرکز قرار دیا ہے۔ تو بدرجہ اولیٰ خلیفہ اور مجلس شوریٰ کے لئے اس مرکز کی پابندی ضروری ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس سے بہتر نظام کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا اس نظام میں بغیر کسی حصہ ملک کو کلیت میں لانے کے ترقی کی بے انتہا کوشش ہے۔ اور باوجود مختلف صوبہ جات کی مخصوص ضرورتوں کو پورا کر کے قومیت کو بڑھانے کی بھی پوری صورت موجود ہے۔

خلیفہ کے لئے کوئی شرط نہیں۔ کہ وہ کس ملک کا باشندہ ہو۔ یا جن عالم کے لئے کوئی شرط نہیں۔ کہ وہ کس ملک کے باشندوں سے چنی جائے۔ مجلس شوریٰ اپنی بناؤں کے لحاظ سے لازماً سب دنیا کی طرف چینی جانی چاہیے اور چونکہ بیشتر حصہ اصولی تجاویز کا ایسی مجلس کے ہاتھوں سے گزرنے سے اس وجہ سے ہر ملک اور قوم کے افراد کو سلسلہ کے کام میں اپنی رائے دینے کا موقع ہوگا۔ اور یہ خیال نہیں کیا جاسکتا۔ کہ سبھی پابانیت کی طرح کسی خاص قوم کے ہاتھ میں سلسلہ کا کام چلا جائیگا۔ کیونکہ روس کمیٹیاک نظام میں مجلس شوریٰ پوپ کے مقرر کردہ نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ لیکن اسلامی مجلس شوریٰ میں سب ملاؤں کو نمائندگی کا کافی موقع ملتا ہے۔ پس اس نظام کے ذریعہ سے

ہر ملک کو یکساں نمائندگی سلسلہ کے کام میں حاصل ہونے کے لئے آہستہ کھلا ہے۔ اور اس کے باقی سب دنیا کو ایک نقطہ پر جمع کیا جانا ممکن ہے اور یہ مقصد اسلام کا ہے۔ جو قومیت کو نکلنے کے لئے سے دنیا کو یکساں چاہتا ہے

### قومیت کی روح

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ قومیت کی روح دنیا پر اس قدر غالب ہے کہ لوگ اس کے احساسات اور جذبات میں لذت محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ اور بجائے اسے ایک خراب شدہ زخم کے ایک تخت بچھنے لگ گئے ہیں لیکن باوجود اس کے اس احساس کی اسلام میں گنجائش نہیں۔ اور اس کا قلع قمع کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ خواہ اس کے لئے کیسی ہی قربانی کی جائے۔ اپنے تریکے فوائد کو ترجیح دینے کی بجائے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نامی فائدہ کو مد نظر رکھیں۔ جو اسلام دنیا کو پہنچانا چاہتا ہے۔ ورنہ ہم اسلام کا ایک اختیار بننے کی بجائے اسلام کے خلاف ایک ہتھیار بن جائیں اور اپنے وجود کو اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب بنائیں۔

### امیر کے فرائض

اس اصل کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف ایک ہی نظام ہے جو متوجہ جاتی میں قائم کیا جاسکتا ہے۔ اور وہ وہ نظام ہے۔ جو باوجود صوبہ جاتی نظام کے تمام افراد اور جماعتوں کا تعلق مرکز سے قائم رکھے۔ اور ایسا نظام وہی ہو سکتا ہے جس میں ایک تو امیر ہو۔ جو خلیفہ کا نائب ہو جس کا فرض ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ ایک طرف تو صوبہ یا ملک کی جماعت خلیفہ اور صدر انجمن امیر کے احکام کی پیروی کرنی اور دوسری طرف یہ دیکھے کہ صوبہ جات کی اکثریت کی طے کردہ پالیسی پر اس کے منافی اعمال عمل کرتے ہیں۔ گویا ایک طرف اس کا فرض ہے کہ صوبہ میں مرکز کے احکام کی پابندی کر لے۔ اور دوسری طرف اس کا فرض ہے۔ کہ یہ دیکھے کہ صوبہ کے عمال صوبہ کی جماعت کی اکثریت کے تابع چلتے ہیں۔ اور اپنے فرائض کو خود سری سے نظر انداز نہیں کرتے اور اسلامی مساوات اور جمہوریت کی روح کو کچھ نہیں سمجھتے۔ تیسری طرف یہ دیکھنا بھی اس کا فرض ہے۔ کہ اکثریت اسلام کے منشاء کے خلاف تو نہیں چلتی۔ اور اگر اسے ایسا نظر آئے۔ تو وہ اس کی اصلاح کر کے خلیفہ وقت کے پاس پورٹ کر کے عرض بہترین نظام جسے اگر صحیح طور پر چلایا جائے۔ تو تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ ادارت کا انتظام ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے منافی نظام اور مرکز کی ضرورتیں دونوں پوری ہوتی رہتی ہیں۔

### امیر خلیفہ کا نمائندہ ہے۔

امیر کے لئے ہرگز یہ شرط نہیں۔ کہ وہ اسی ملک کا باشندہ ہو۔ اسلام کے شروع زمانہ میں نوے فیصدی امراء مرکز سے مقرر ہو کر جاتے تھے اور اب بھی ضرورت پر ایسا کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ ہمارے پاس روپیہ نہیں ہے ہم تنخواہیں نہیں دے سکیں۔ اس لئے ہم ایسا نہیں کرتے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ضرورت پر ایسا نہ کیا جائے۔ ان میں ضروری ہے۔ کہ امراء کے تقرر کے وقت منافی لوگوں کے احساسات کا خیال رکھ لیا جائے۔ پس اگر منافی جماعت کے مشورہ کے بعد اور یہ دیکھ کر مقرر کردہ امیر پر انہیں کوئی خاص اعتراض نہیں ہے۔ باہر سے بھی امیر مقرر کیا جائے۔ تو اس میں اسلامی نکتہ نگاہ سے کوئی قابل اعتراض

بات نہیں ہے۔ گو میرا طریقی عمل یہ ہے۔ کہ منافی لوگوں میں سے ہی امیر مقرر کرتا ہوں۔ اور میری انتہائی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ امیر لوگوں کی رائے کے مطابق ہی مقرر کیا جائے۔ مگر اس امر کو بہر حال نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کہ امیر سبک کا نمائندہ نہیں ہے۔ بلکہ خلیفہ وقت کا نمائندہ ہے۔ اس لئے خواہ لوگ کتنا بھی اصرار کریں۔ یہ عمدہ و حقیقت خلیفہ وقت کا اعتماد رکھنے والے شخص کو مل سکتا ہے۔ اور اس میں وہی حکمت ہے۔ کہ اسلامی نظام امتداد عالم پر مبنی ہے۔ نہ کہ قومیت پر خلیفہ کے انتخاب کے ذریعہ سے جمہور کی رائے کو ظاہر ہونے کا موقعہ دیدیا جاتا ہے۔ اور پوری کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ تمام عالم اسلام ایک ملک میں منسلک رہے اور قومیت کا سوال پیدا ہو کر اس میں رختہ اندازی نہ کرنے

### احمدی یاد رکھیں

یہ اصول ہیں جن پر سلسلہ کا آئینہ نظام چلایا جائیگا۔ اور صوبوں اور ملکوں کے احمدیوں کو انہیں یاد رکھنا چاہیے۔ تا وہ دھوکا نہ کھائیں اور انہیں کوئی دوسرا شخص دھوکا نہ دے سکے۔

### بنگال کا سوال

اصولی بحث بعد میں بنگال کے سوال کو لیتا ہوں۔ جہاں تک سنی غور کیا ہے۔ میرے نزدیک گلہ۔ چونکہ اس وقت بنگال کا سیاسی مرکز ہے۔ ہمارا کام بھی سمولت چل سکتے ہیں۔ کہ اسی کو ہم اپنا مذہبی مرکز قرار دیں۔ اگر ہمارے لئے ممکن ہوتا کہ ہم پورے وقت کا امیر مقرر کر سکتے۔ اور اس کے ساتھ علیحدگی پسند وقت کا لے سکتے۔ تو ہم گلہ کو مرکز بنانے پر مجبور نہ ہوتے۔ لیکن موجودہ حالات میں یہی مناسب ہے۔ کہ درست گلہ ہی بنگال کا مرکز ہے۔ پس میں فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ حکیم ابوطاہر صاحب جنہوں نے اپنے گزشتہ روید سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ امارت کے منصب کو خوب سمجھتے ہیں۔ انہیں علاوہ گلہ کا منافی امیر ہونے کے تمام بنگال کا بھی امیر مقرر کیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے میں انہیں بنگال کا بھی امیر مقرر کرتا ہوں۔

### امیر صوبہ کی مجلس شوریٰ

چونکہ صوبہ کے کام کے لئے وہ صرف گلہ کے احباب کے مشورہ پر انحصار نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ امیر صوبہ کی ایک مجلس شوریٰ ہو جس میں صوبہ کے تمام منافی امراء شامل ہوں۔ اور علاوہ اس کے مبلغین سلسلہ بھی اس کے ممبر ہوں۔ علاوہ ان کے اگر کسی شخص کو خاص طور پر مرکز کی طرف سے اس عرض سے چنا جائے۔ یا صوبہ کی مجلس اپنے سالانہ اجتماع میں بعض لوگوں کو خاص طور پر اس کام کے لئے تجویز کریں۔ تو ان لوگوں کو بھی اس مجلس کا ممبر سمجھا جائے۔ درست میں علاوہ امراء مبلغین کے چودھری ابوالکلام خان صاحب۔ مولوی مبارک علی صاحب اور پروفیسر عبدالقادر صاحب کو اس مجلس کا ممبر مقرر کرتا ہوں۔

### چند ہ کے متعلق فیصلہ

بنگال کا جس قدر چندہ ہو۔ سو خاص تحریکات کے باقی سب چندہ میں بنگال میں رکھا جانے کی میں اجازت دیتا ہوں۔ کہ اس تینتیس فیصدی میں پچیس فیصدی تو مرکزی صوبہ کی انجمن کے سپرد ہو۔ اور بقیہ آٹھ فیصدی ہر اک مقام کی انجمن کو اپنے طور پر منافی مبلغین پر خرچ کرنے کا حق حاصل ہو۔



عدالت اور ذکوہ میں سے بھی حصہ بنگال کو وہیں رکھنے کا اختیار ہوگا۔  
 یہ رقم وہاں کے سخت غریب پر خرچ کی جائے اور اس کا اختیار صرف امیر کے ہاتھ ہوگا۔  
 کیونکہ ان رقم کے خرچ کرنا انتظامِ شریعہ و زمانہ اسلام سے خلفاء کے ہاتھ میں چلا آیا ہے۔  
 صوبہ کی انجمن فوراً کام شروع کر دے۔  
 صوبہ کی انجمن کو چاہیے کہ اپنے عہدہ دار مقررہ کے فوراً صوبہ کے تعلق سے تعلیمی کام کو چلانے کی کوشش کرے اور زیادہ تر وہ یہ تبلیغ پر خرچ کرے۔ کیونکہ تعلیم کا خاص انتظام اس وقت غالباً صوبہ کے لیے مشکل ہوگا جوں جوں جماعت کر رہی کرتی چلی جائیگی۔ یہ انتظامات خود بخود پختہ ہوتے چلے جائیں گے اور سہولتیں پیدا ہوتی چلی جائیگی۔ تعلیم کا کام سہولت مذہبی تعلیم اور تربیت تک محدود رہے۔ تو اچھا ہوگا۔ لیکن اس بارہ میں کوئی حکم نہیں دینا چاہتا۔ صرف مشورہ دیتا ہوں۔ کیونکہ میرے نزدیک بہت سارے نقصان اس وقت تک نا تجربہ کاری سے صوبہ کی انجمن کو ہوا ہے۔ والسلام۔ خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۳۲۲ھ  
 مقامی مجلس شوریٰ کا مشورہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ یالہ تحریر مقامی مجلس شوریٰ میں سنانے اور علماء جماعت احمدیہ کو اس سے مطلع کرنے کے لئے نظارت اعلیٰ میں بھیجوانی مجلس شوریٰ کا اس کے تعلق سے مشورہ جتنا ناظر صفا اعلیٰ سے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔

(۱) سب سے پہلے اس بات پر بحث ہوئی کہ استغفار کے تعلق سے حضور نے کھائے مگر چونکہ پرورش انجنوں کے کارکن مرکزی منظوری سے مقرر کئے جاتے ہیں۔ اس لئے وہ بغیر مرکزی اجازت کے استغفار نہیں دے سکتے۔ اس کے تعلق سے اتفاق یہ طے ہوا۔ کہ اسلامی تعلیم کے مطابق خود بخود استغفار نہیں دیا جاتا۔ اور بغیر اجازت استغفار دینا شریعتاً اذکاراً اور معنی اعلیٰ امر جامع لم یذہبوا حتیٰ لیستأذوا کے خلاف ہے۔ اسی طرح حضرت شیخ محمد علیہ السلام کے تعلق سے اجازت دعا ہے کہ حضور استغفار کو ناپسند فرمایا کرتے تھے اور اس امر کو اقامتہ فی ما اقامہ اللہ کیلئے قرار دیا کرتے تھے۔ اس لئے اس طرح بلا اذن استغفار دینا اسلامی تعلیم و طریقی کے خلاف ہے۔ (۲) دوسرے سوال یہ ہے کہ خلیفہ کے مقرر کرنے کے کیا معنی ہیں (الغنا) خلیفہ خود کسی کا مقرر کرے۔ (ب) کسی کے مقرر کرنے کے تعلق سے کسی کی تجویز کردہ جو یہ کہ منظور کرے۔ مندرجہ بالا دونوں قسم کے کارکن خلیفہ کے مقرر کردہ سمجھے جائیں گے۔ اور جن لوگوں کا مقرر خلیفہ ہوتا ہے۔ ان کو بغیر اذن خلیفہ وقت استغفار میں نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ جس قدر کارکن ہیں۔ وہ اپنے اپنے مقرر کرنے والے افسروں کے اذن سے ان کے سامنے استغفار پیش کریں۔ ایسے عہدوں کے تعلق سے جن کے تعلق سے شریعی یا منظوری دینا صرف خلیفہ وقت کے اختیار میں ہو لیکن اگر وہ عہدہ ہالیسا ہے۔ کہ اس عہدہ پر خود افسر یا صدر انجمن کسی شخص کو مقرر کر سکتی ہے۔ تو ایسی حالت میں وہ تعزیری یا منظوری اس انجمن یا افسر کی بھی جائیگی۔ جس کے اختیار میں وہ تقریباً عام حالات میں استغفار پیش کرنے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔ استغفار پیش کرنا ہی غلاب اذن

ہے۔ اس جتنا منظوری نہ ہو کام نہیں چھوڑنا چاہئے۔  
 (۳) مسیحا امیر سیرت کی گئی ہے۔ یہ ہے کہ امیر کے کیا امر ہے اور اس کا کیا کام ہے۔ اس کے تعلق سے رائے قائم ہوئی ہے کہ امیر کی حیثیت اور فرائض کو حضور نے خود واضح کر دیا ہے۔ اس میں کسی دوشی کی فی الحال ضرورت نہیں لیکن اگر ممکن ہو۔ تو امر کے نام کے ساتھ خصوصی الفاظ ہونے چاہئیں مثلاً امیر ملکہ! امیر ضلع! امیر صوبہ! یا یہ کہ اس وقت کو ظاہر کرنے کے لئے مختلف الفاظ وضع کئے جائیں۔ اس وقت بنگال میں متعدد امیر ہیں۔ اور بعض دوسرے امیروں کے ماتحت ہیں۔ ان کی حیثیت اور فرائض ابھرتا ہے اور یہ نہیں ہیں۔ (۴) حضور کی تحریر میں فقرہ "امیر کا عہدہ تعین ہے" کا یہ مطلب ہے کہ اس کا جماعت انتخاب نہیں کرتی۔ بلکہ خلیفہ وقت خود تعین کرتا ہے۔ (۵) اہم امور میں مشورہ ضروری ہے۔ لیکن کوئی امر کو اس قدر اہمیت دینا کہ اس پر مشورہ ضروری ہو۔ یہ بھی خلیفہ وقت کا کام ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر امر کی تعین کے وقت مشورہ لیا جائے۔ اور یہی یہ ضروری ہے کہ مقررہ اشخاص کے تعلق سے مشورہ طلب کیا جائے۔

(۶) سلسلہ کا مالی کام براہ راست ایک شخص کے ہاتھ میں نہ ہو۔ بلکہ انجن کے سپرد ہو۔ اور وہ انجن یا ایگزیکٹو جس سے سپر مالی انتظام ہوگا۔ تمام دنیا کے لئے نقطہ اتحاد ہوگا۔ اور یہ کہ اس کا ہر وقت قادیان ہوگا۔ اور یہ کہ اس جماعت کی ترقی واجب الاطاعت خلافت قیام کے ساتھ دلہستہ ہے۔ حضرت شیخ موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر سے واضح ہے اور اس قدر صراحت ہے کہ اس پر مزید فیالات یا آراء کے الہام کی ضرورت نہیں۔ (۷) امر ہم شوریٰ میں ہم اور کلاحت۔ اذکاراً بالمشورہ سے مشورہ کی اہمیت ثابت ہے۔ کثرت رائے کا لازم خود مشورہ کی تاکید سے ضمناً پیدا ہوتا ہے۔ (۸) یہ سیرتی مالک کی انجنوں کا ایک حصہ اس ملک پر خرچ ہو۔ اور ایک حصہ مرکز میں آئے۔ یہ الوصیت صغیر کے مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔

"جائز ہوگا۔ کہ اس انجن کی تالیف مقررہ کے لئے دو دروازوں میں اور انجنیں ہوں۔ جو ان کی ہدایت کے تا ہوں۔ اور جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں۔ کہ وہاں سے میرے لائق ہے۔ تو اسی جگہ سیرت کو دفن کر دیں۔ اور وہاں سے حصہ پانے کی خواہے اس شخص قبل از وفات اپنے مال کے دسویں حصہ کی وصیت کرے اور اس وصیتی مال پر قبضہ کرنا۔ اس انجن کا کام ہوگا۔ جوئی ملک میں ہے۔ اور ہر جگہ کہ وہ بیوی اسی ملک کی اغراض و مقاصد کے لئے خرچ کرے۔ اور ہر جگہ کہ وہ روپیہ اس انجن کو دیا جائے۔ جس ہمد کو اپنے مرکز مقرر قادیان ہوگا۔" چونکہ حضرت شیخ موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نسب کی تعین نہیں کی۔ اس لئے اس قسم کی تعین و تاقا خلیفہ کے اختیار میں ہوگی۔ مجلس شوریٰ کا جو ضروری ہے۔ لیکن اس کے تعلق سے تفصیلی قواعد اسلام میں موجود نظر نہیں آتے۔ دونوں طریقے استعمال میں ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود لوگوں کو معین کیا۔ اور بعض لوگوں کے

منازعات طلب کئے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔ ان دونوں صورتوں کو ملا کر جیسا کہ ہم آج کل کرتے ہیں بھی جائز ہے۔ جب دونوں صورتیں الگ الگ جائز ہیں۔ تو ملا کر بھی جائز ہے۔ لیکن اس معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترکیب شوریٰ حالات کے ماتحت ہی مختلف ہو سکتی ہے۔ اور اس کے لئے اسلام میں تفصیلی قوانین نہیں دیئے گئے۔ کیونکہ مختلف ممالک میں مختلف حالات کے ماتحت عمل در آمد ہوتا ہے۔ والسلام۔ خاکسار۔ فتح محمد سیال۔ ناظر اعلیٰ

نوٹ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مقامی مجلس شوریٰ کے مندرجہ بالا مشورہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ یالہ نے حسب ذیل نوٹ تحریر فرمایا۔  
 "چونکہ استغفار سے بعض دفعہ غلط نہیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے استغفار دینے سے پہلے بالآخر سے مشورہ کر لینا ضروری ہے۔ اور میرے نزدیک صرف استغفار کو اتنا اذن سمجھنا موجب شر ہوگا۔ نیز میں اس امر سے بھی متفق نہیں ہوں۔ کہ شوریٰ کے تعلق سے تفصیلی احکام موجود نہیں ہیں۔ میرے نزدیک شوریٰ کے تعلق سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعامل واضح ہے۔ چنانچہ جو مشورہ ایگزیکٹو ہوتا۔ اس میں صرف اپنے انتخاب کردہ لوگوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشورہ لیتے تھے۔ اور جو معاملہ تمام قوم پر اثر انداز ہوتا۔ اس میں براہ راست سب لوگوں سے یا ان کے مقرر کردہ نمائندوں سے مشورہ لیتے۔ پس میرے نزدیک خود اذکاراً سے ان طلب امور کی تفصیل اسلام سے مل سکتی ہے۔ گو یہ امر صحیح ہے کہ مکان اور زمان کے تغیرات کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ اسلام نے ایک حد تک ان امور میں تغیر کرنے کی بھی اجازت دی ہے۔ مگر اصول ضرور واضح اور معین ہیں۔ اگر وہ نہ ہوں۔ تو ہم ہدایت کہاں سے حاصل کریں

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۳۲۲ھ

مسئلہ خلافت مذہب کا ہے

"خلافت کا مسئلہ ایک مذہبی مسئلہ ہے اور مذہب کا جزو ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ خلیفہ قائم مقام ہوتا ہے۔ رسول کا۔ اور رسول قائم ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا۔ اللہ تعالیٰ نے بعض احکام دیکر اس کے بعد رسول کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ ان میں دوسروں سے مشورہ لے کر خلیفہ کو بھجوا کر لوگوں کو اس بات کا پابند قرار دیا ہے۔ کہ جو فیصلہ رسول کرے۔ اسے بغیر چون و چرا کے تسلیم کریں۔ اس پر اعتراض کر کے پیچھے ہٹنے کا کسی کو حق نہیں دیا۔ اسی طرح خلیفہ کو حق دیا ہے۔ کہ مشورہ لے۔ اور پھر فیصلہ کرے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی



اسلام پر اعتراضات کے جواب

# حضرت عبداللہ بن ام مکتوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بزسمانی بن زسمانی کا واقعہ

### تین اندھوں کا بیان

مشہور مخالفت اسلام ڈاکٹر سمول زویک کا ایک چوٹا سا لکچر تین اندھوں کا بیان نامی پنجاب میں ایک سوسائٹی لاہور نے حال میں شائع کیا ہے جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے تاریخ اسلام کے اس واقعہ کا مقابل حضرت شیخ نامری کی زندگی کے چند واقعات سے کیا ہے جو عبداللہ بن ام مکتوم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ہوا۔ عبداللہ بن ام مکتوم جو نابینا تھے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ حاضر ہوئے۔ کہا گیا ہے آپ نے کراہتاً تیوری چڑھائی اور ان کی طرف سے اپنا مونہ پھیر لیا۔ اس امر کے ثبوت میں عبس و توی ان جبارہ الاعلیٰ والی آیات پیش کی جاتی ہیں۔ اس کے مقابل حضرت شیخ نامری کا نمونہ بیہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ آپ نے اندھوں کو مینا کر دیا ان کی ہر طرح و بجزئی کی اور کبھی ترش روی کے ساتھ ان سے ہم کلام نہ ہوئے۔

ان دو واقعات کے تقابل سے استدلال یہ کیا گیا ہے۔ کہ حضرت شیخ نامری۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اخلاقی امور کی نگہداشت رکھتے تھے۔ چونکہ اس بیان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس ہستی پر الزام آتا ہے لہذا اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ اور حضرت شیخ کے نمونہ پر قدرے روشنی ڈالی جائے۔

### عبداللہ بن ام مکتوم کا واقعہ

اس میں شبہ نہیں عبداللہ بن ام مکتوم نابینا تھے۔ اور اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک دفعہ آئے۔ تو آپ نے تیوری چڑھائی۔ اور ان کی طرف سے اپنا مونہ پھیر لیا۔ مگر یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں کہ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بغض باللہ اخلاقی کمزوری پائی جاتی ہے۔ یا یہ کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارگاہ ایزدی سے عتاب ہوا بلکہ اگر غور کیا جائے تو یہ واقعہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقی کرمیہ کا عظیم الشان ثبوت ہے۔

واقعات یوں ہیں ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولید بن مغیرہ کو جو ریش کار نہیں علم تھا۔ تبلیغ فرما رہے تھے۔ اسی انشاء میں عبداللہ بن ام مکتوم آئے اور جو گفتگو ہو رہی تھی۔ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کرنے لگے۔ اپنے منہ میں انہیں یہ خیال نہ رہا کہ یہ ان کی لوگوں کا مجمع ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس اہم کام میں مصروف ہیں اور نہ ہی جوئی داخلہ میں آداب الرسول کا پاس کیا۔ ان کی یہ روش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناگوار گذری اور آپ کے چہرہ سے اس کے آثار ظاہر ہوئے مگر آپ کے اخلاقی عالیہ کی یہ نشان تھی۔ کہ ایسے موقع پر بھی آپ نے اپنی زبان سے نہ کہا اور ولید سے باتیں ڈرتے رہے اس پر عبداللہ بن ام مکتوم کو ملال ہوا۔ اور انہوں نے بال کیا چونکہ ولید ایک بڑا آدمی ہے۔ اس لئے شاید آپ نے اس کے مقابلہ میں مجھ غریب کی پرواہ نہیں کی حالانکہ یہ خیال بال بے بنیاد تھا۔ کیونکہ وہاں امارت و غربت کا کوئی سوال نہ تھا بلکہ آپ ایک ایسے شخص کو تبلیغ کرنے میں مصروف تھے جسے ایاتیں سننے سے آپ کو بہت کم موقع ملتا تھا اور ابن ام مکتوم کے لئے ہر وقت آپ کا دروازہ کھلا تھا۔ پس آپ نے ابن ام مکتوم نے قطع کلام۔ یہ بمانا جو درحقیقت آداب مجلس کے بھی خلاف تھا۔

### قرآن میں ذکر

اس واقعہ کے تعلق قرآن مجید میں عبد اللہ کے خیالات کا اس طرح ذکر آتا ہے۔ عبس و توی ان جبارہ الاعلیٰ وما یرد لعلہ یزکی اریذ فتنفذہ الذکوی۔ امان استغنی فان لا لقصہ وما علیہ لا یزکی و امان جملہ ک لیسعی۔ وهو یخفی فانہ عند قلعی۔ یعنی رسول نے تیوری چڑھائی اور اپنا مونہ پھیر لیا اس ات پر کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا۔ مگر اسے رسول تجھے کیا معلوم کہ شاید یہی نابینا تیرے کلام سے تزکیہ نفسا حاصل کرتا یا نصیحت سنتا۔ تو اس کے کلام آتی۔ مگر جو بے پروا ہی کر ہے۔ تو اس سے بچھے پڑا ہوا ہے حالانکہ اگر وہ پاک نہ ہو۔ تو اس کا توجہ پر کوئی الزام نہیں۔ مگر جو تیرے پاس درڑتا ہوا آیا۔ اور وہ کا خوف بھی رکھتا ہے۔ تو اس سے غافل ہر یہ تمام خیالات درحقیقت عبداللہ بن ام مکتوم کے ہیں اور

اور یہ خیال ہرگز صحیح نہیں کہ ان میں خدا کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عتاب کیا گیا۔ چنانچہ یہ تمام خیالات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کھلا اسما تذکرہ فمن شاعر ذکو کا۔ ہرگز اپنے دل میں ایسا خیال مت لاؤ بلکہ اسلام تو ایک کھلی کھلی نصیحت ہے۔ جو چاہے۔ اس سے فائدہ اٹھائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ولید کو مخاطب کر رہے تھے۔ تو کیا ولید کا حق نہ تھا کہ اسے تبلیغ کی جاتی۔ پس ہر انسان کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن باس ہمہ صحیح روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب یہ کلام اترا اور آپ کو عبداللہ بن ام مکتوم کے ملال پر اطلاع ہوئی تو آپ نے ان کی بہت دلداری کی اور اپنی زبان کھلا کر اس پر انہیں بھائیا۔

### بے نظیر اخلاق کرسیا نہ

واقعہ کے رد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قطعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ بلکہ آپ کے اخلاقی کرمیہ کا ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ اول تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو زبان سے نہیں روکا حالانکہ آپ ایسا بھی کر سکتے تھے۔ مگر آپ نے وہ طریق اختیار کیا۔ جس کا اس پر ظاہر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا تھا یعنی آپ نے تیوری چڑھائی اور مونہ پھیر لیا۔ اور یہ دونوں کیفیتیں اندھا شخص معلوم نہیں کر سکتا۔ پس آپ نے باوجود عبداللہ بن ام مکتوم کی غلطی کے۔ ملامت کا وہ طریق اختیار کیا جو اس کے احساسات قلبی کو زیادہ تکلیف نہ پہنچائے۔ پھر آپ کے اخلاقی کرمیہ کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ باوجود عبداللہ کی غلطی کے جب آپ کو اس کے ملال کی خبر ہوئی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دلداری کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اندھے سے ایسی حالت میں جبکہ اس سے غلطی ہوئی۔ وہ طریق اختیار کیا جو آپ کے اخلاقی کرمیہ کا نہایت ہی عظیم ثبوت ہے۔

### یسوع مسیح کا واقعہ

اس کے مقابل میں یسوع مسیح کا جو واقعہ پیش کیا گیا ہے وہ بالفاظ اجماع چھب وہ اور اس کے متاگرد اور ایک بڑی بے پروا سے نکلتی تھی تو تمنا کی کا بیٹا برتائی ایک اندھا فقیر راہ کے کنارے بیٹھا ہوا تھا اور یہ سن کر کہ یسوع نامری ہے چلا پلا کر کہنے لگا اے ابن داؤد اے یسوع مجھ پر رحم کر اور بتوں نے اسے دنا لگا چپ رہے مگر وہ اور بھی زیادہ چلا یا کہ ابن داؤد مجھ پر رحم کر۔ یسوع نے کھڑے ہو کر کہا اے جاؤ اور مرقس پہ اول تو اس واقعہ کی صحت ہی محذووش ہے کیونکہ اس کا جب بتی نے ذکر کیا ہے تو اس نے دو اندھوں کا ذکر کیا ہر متی پہلے مگر مرقس ایک اندھے کا ذکر کرتے ہیں پہلے یسائی صاحبان یہ بتائیں کہ کون سا واقعہ مسیحی دوسری بات یہ ہے کہ اگر مرقس کے واقعہ کو صحیح سمجھ لیا جائے تو اس سے یسوع مسیح کی بلند کی اخلاقی کا ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ اخلاقی کمزوری عیاں ہوتی ہے۔ وجہ یہ کہ مرقس کہتا ہے جیسے اندھا چلا یا تو بتوں نے اسے دنا لگا چپ ہے







# توحید پرستی کا علم

اسلام ہر پہلو کے لحاظ سے ایسی بے مثال اور جامع تعلیم پیش کرتا ہے۔ کہ دنیا کا کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسلام سے جو دعویٰ بھی پیش کیا۔ اس کے دلائل اور تفاسیل ایسے شاندار طریق پر بیان کی ہیں۔ کہ دوسرے مذاہب کے اسی قسم کے حکم پر خاص فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے ثبوت میں اس وقت وہ تعلیم پیش کی جاتی ہے جو اسلام نے توحید پرستی کے متعلق پیش فرمائی۔

دنیا کے قریباً تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بظاہر قائل دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو درپورہ اس وحدت میں شرک کی موٹی پائی جاتی ہے۔

## عیسائیوں میں شرک

عیسائی مذہب کو دیکھئے۔ وہ اگرچہ یہی کہیں گے۔ کہ ہم خدا کو ہر قسم کے شرک سے پاک ٹھہراتے ہیں۔ لیکن ان کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا پر ایمان بھی کامل ہو سکتا ہے۔ جب اس پر ایمان لائے۔ تو یسوع مسیح کو اس کا بیٹا قرار دیکر اسے اور روح القدس کو ازلی ابلی سبھا جائے گا۔ باپ بیٹا اور روح القدس جنکلیں تین اتانیم کو ایک عیسا سمجھ کر ان پر ایمان نہ لایا جاسکے۔ اس وقت تک کوئی عیسائی صحیح معنوں میں عیسائی نہیں کہلا سکتا۔ اب کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ حقیقی توحید ہے۔ بے شک عیسائیوں نے بائبل توحید کی دعویٰ کیا ہے۔ لیکن ان کا عمل اور ان کا عقیدہ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ وہ خطرناک قسم کے شرک میں گرفتار ہیں۔

## روح و مادہ کی ازلیت

اسی طرح آریہ مذہب کو لیا جائے۔ تو گو بت پرستی ان میں مفقود دکھائی دیگی۔ مگر وہ عقیدہ یہ رکھتے ہیں۔ کہ خدا کی ازلیت کے ساتھ ہی روح و مادہ بھی شرک میں ہیں۔ گویا ان کے نزدیک خدا روح اور مادہ پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور یہ اس کے برابر کے شرک میں غرض دنیا کے مختلف مذاہب کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ گو زبان سے ایسے الفاظ کے پیر و اس امر کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہیں۔ مگر کسی نہ کسی شعبہ کے لحاظ سے وہ اس توحید میں مشرکانہ عقائد کو دخل دے دیتے ہیں۔ اور اس وجہ سے نہیں کہا جاسکتا۔ کہ ان کا مذہب اللہ تعالیٰ کے متعلق توحید کی صحیح تعلیم دیتا ہے۔

## اسلام نے ہر قسم کے شرک سے روکا

اس کے مقابلہ میں اسلام کی تعلیم کو دیکھا جائے۔ تو اس میں اگر ایک طرف ہر قسم کے شرک سے بچنے کی تعلیم ہے۔ تو دوسری طرف کامل توحید بھی بنی نوع انسان کو دکھائی گئی ہے۔ دنیا میں شرک کے مختلف طریق

واجب ہیں جن میں سے ایک موٹی قسم بت پرستی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف اور صریح الفاظ میں روکا۔ چنانچہ فرمایا: **وَلَا تَجْعَلُوا لِلرَّحِيسِ مِنَ الْأَوْثَانِ**۔ اسے لوگو! بتوں کی پرستش سے جو درحقیقت اخلاق زومیر پیدا کرنے کا باعث ہے۔ بچو۔

شرک کی ایک اور شاخ عناصر پرستی ہے۔ چنانچہ مجوسی آگ کی پرستش کرتے ہیں۔ بعض قومیں پانی کو پوجتی ہیں۔ بعض سورج کی پرستش کرتی ہیں۔ بعض درختوں کے آگے سر جھکاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام اقسام شرک سے روکا۔ اور فرمایا۔ **لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاللشَّجَرِ وَالَّذِي خَلَقَهُنَّ**۔ یعنی سورج اور چاند وغیرہ مادی اشیاء کی پرستش نہ کرو۔ بلکہ اس کی پوجا کرو۔ جس نے ان تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ دراصل قرآن مجید نے انسان کے سامنے جو بلند نظر رکھا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دنیا کی ہر چیز انسان کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور انسان کے لئے اس تمام کائنات کو سحر کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ **وَسَخَّرَ لَكُمْ مِمَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمِمَّا فِي الْأَرْضِ**۔ پس جب ہر چیز انسان کی خادم ہے۔ تو کسی خادم کو اپنا مذہب نہیں۔ بلکہ معبود بنا لینا اپنے آپ کو ذلت اور نکتہ کے نہایت تاریک گڑھے میں گر ا دینے کے مترادف ہے۔

شرک کی ایک اور قسم اہمیت کا عقیدہ ہے یعنی یہ سمجھنا۔ کہ خدا کا بھی کوئی بیٹا ہے عیسائی اسی بائبل میں فرماتے ہیں۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ خدا بیٹے کا محتاج ہے مگر اسلام نے اس کی پر زور تردید کی ہے۔ چنانچہ فرمایا: **لَتَكْفُرَنَّ السَّمَاوَاتُ سِتْفَطْرُونَ مِمَّا تَعْبُدُونَ**۔ اور زمین و آسمان بھٹ جائے۔ زمین شش ہو جائے۔ اور مینار گڑ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ پس اسلام نے اس عقیدہ مشرکانہ سے بھی شدت منع فرمایا۔

شرک کی ایک اور قسم یہ ہے۔ کہ عقیدہ رکھا جائے۔ کہ کارخانہ عالم چلانے کے لئے دو خداؤں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ زرتشتی مذہب نے دو خداؤں کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی روکا۔ اور فرمایا۔ **لَوْ كَانَ فِيهَا أَكْهَادُ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتِ**۔ اگر ایک سے زیادہ خداؤں تو کارخانہ عالم حل ہی نہ سکے۔ یا دوشاہ ہمیشہ ایک ہوتا ہے۔ کبھی کسی ملک کے دو بادشاہ نہیں ہو سکتے۔

## خیر اللہ پر قدائیت

علاوہ ان موٹی اقسام کے شرک کی ایک اور قسم یہ ہے۔ کہ غیر اللہ میں سے کسی انسان یا کسی مادی چیز سے ایسی محبت کرنا یا اس پر اتنا بھروسہ کرنا جو دراصل خدا سے محبت یا بھروسہ کے مترادف ہو۔ مثلاً کسی انسان سے اتنی محبت کرنا۔ یا اس پر اتنا بھروسہ کرنا۔ کہ وہ خدا کی محبت میں شامل ہو جائے۔ یا کسی طلبہ یا دوپروں قدر بھروسہ کرنا۔ کہ خدا کے فضلوں کی طرف سے بے توجہی پیدا ہو جائے۔ یہ بھی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی روکا۔ فرمایا ہے۔ **وَالَّذِينَ آمَنُوا**۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں میں ایمان ہوتا ہے۔ وہ ایسی محبت کا متحمل صرف اللہ تعالیٰ کو ہی قرار

## دیتے ہیں شرک معراج انسانی کا دشمن ہے

ان اقسام شرک سے روکنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے یوں بھی شرک کی مذمت کی اور فرمایا۔ **إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ لِمَن لَّيْتَشْرِكُ بِهِ**۔ و لیغفر ما دون ذلک لمن لیتشام شرک اتنا بڑا گناہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اس عقیدہ پر وفات پا جائے تو خدا کے حضور اس کی بخشش بغیر سزا کے نہیں ہو سکتی۔ پھر فرمایا۔ **وَمَن لَّيْتَشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَانَ مِثْلًا سَوِيًّا**۔ جو شخص شرک کرتا ہے۔ وہ اپنے اشراف المخلوق ہونے کے بلند ترین مقام سے نیچے گرا جاتا ہے۔ اس تفضیل سے ظاہر ہے۔ کہ دنیا کا مذہب میں سے صرف اسلام ہی ہے۔ جس نے شرک سے مکمل روکا۔ مگر باقی مذاہب ایسے ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف اس طریق پر شرک سے نہیں روکا۔ بلکہ ان کے عقائد اس قسم کے ہیں۔ کہ وہ مشرکانہ رسوم و عقائد کے حامل ہیں۔

## اسلام کا توحید پر زور

اسلام نے اسی پر بس نہیں گئی۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی توحید پر بھی زور دیا ہے۔ گویا اگر ایک طرف شرک کی مذمت کی ہے۔ تو دوسری طرف توحید کی خوبیاں بھی بیان کیں۔ اور تاکید کی۔ کہ ہر انسان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا عقیدہ رکھے۔ چنانچہ اسلام میں داخل ہوتے وقت سب سے پہلا اقرار جو ایک غیر مسلم سے لیا جاتا ہے۔ وہ توحید کا ہی ہے۔ وہ کہتا ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ** یعنی خدا ایک ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بچے رسول اسی طرح ایک مسلمان بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلی آواز جو اس کے کان میں ڈالی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ ایک ہے اور یہ کہ اللہ صمدان لا الہ الا اللہ۔ خدا سب سے بڑا ہے۔ اور خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

پھر مومن کا ماحول ایسا رکھا ہے۔ کہ ہر وقت اسے توحید کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اذان اقامت اور نماز کے قیام و رکوع و سجود میں اللہ تعالیٰ کی عظمت جبروت۔ وحدانیت اور جلال کا ہی ذکر ہوتا ہے پھر اسلام نے یہ کہہ کر اس تعلیم کو تکمیل تک پہنچا دیا۔ کہ مومن کا ان آخر کلام **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** دخل الجنہ۔ جو شخص آخری وقت بھی لا الہ الا اللہ کہے گا۔ جنت میں داخل ہو جائیگا۔

پھر تکمیل توحید کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات سے بھی الوہیت کی نفی کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ میں ایک بشر ہوں۔ جو تمہاری ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں سیری تو رعیت میں اس طرح مبالغہ نہ کرنا۔ جیسے حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں عیسائیوں نے کیا ہے۔

پھر اسلام نے توحید پر زور ہی نہیں دیا۔ بلکہ توحید کے لئے دلائل بھی پیش کئے۔ غرض ہر پہلو اور ہر لحاظ سے اسلام نے توحید پرستی کے عقیدہ کو مکمل کر دیا۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ کوئی دوسرا مذہب اس پہلو میں اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور یقیناً یہ بہت بڑا ثبوت اسلام کی فضیلت کا ہے۔



# مہاراجہ صاحب کستھیر کی خدمت میں مہمبول

## شیخ محمد عبداللہ صاحب کی گرفتاری کے خلاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندگان جموں نے مہاراجہ صاحب کستھیر کی خدمت میں مذکورہ ذیل مکتوب ارسال کیا ہے۔

ہم نمائندگان جموں سوڈان گزارش کرتے ہیں کہ چونکہ اب تک کستھیر میں حالات بالکل پر امن ہیں اور آپ کی رعایا بالکل وقار دار ہے۔ اس لئے صوبہ کستھیر میں ریگولیشن ۱۲ ۱۹۱۵ء کا نفاذ منسوخ کر دیا جائے۔ اس مضمون پر شیخ محمد عبداللہ صاحب نے جو تار ارسال کیا تھا ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔

مفتی ضیاء الدین کی جلاوطنی کی وجہ سے بھی جوش پھیل گیا ہے افسوس ہے کہ مفتی صاحب کو اپنی پوزیشن واضح کرنے کا موقع نہ دیا گیا اور ان کی بابت کستھیر کے نہایت بااثر و نامیاء محمد عبداللہ صاحب نے جو یقین دلایا تھا۔ اس پر کوئی غور نہیں کیا گیا۔ ایک نمائندہ کے یقین دلانے کو قابل توجہ دیکھنا اس جماعت کی توہین ہے جس کا وہ نمائندہ ہے۔ اس لئے ہم نہایت سوڈان طور پر ہڑتالی نس سے درخواست کرتے ہیں کہ جیسا کہ شیخ محمد عبداللہ صاحب نے درخواست کی تھی مفتی ضیاء الدین کی جلاوطنی کا حکم واپس لے لیا جائے۔

مفتی صاحب کی جلاوطنی پر کستھیر میں ہڑت جوش پھیل گیا تھا۔ لوگ قدرتی طور پر اپنے عقیدے کے جذبات کو مظاہروں کی شکل میں ظاہر

کرنا چاہتے تھے لیکن افسوس ہے۔ حکام اس ضمن میں ایک پر امن جلسوں کو بھی برواشت نہ کر سکے۔ اور فی الفور شیخ محمد عبداللہ صاحب کو اس مقصد کا نوٹس دیدیا۔ ہماری رائے میں یہ ایک غیر مندرجہ اشتعال تھا۔ اس طرح کہ ایک پر امن جلسوں کو روکنا حالانکہ سری لنجا کے انہیں بازاروں میں سٹر گاندھی کی گرفتاری کے موقع پر برطانیہ پر باد کے نعرے لگانے گئے تھے۔ اور حکام اس سے منہ پھرتے تھے، یہ غیر منصفانہ ہے۔ لیکن اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ شیخ محمد عبداللہ صاحب کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ حکام اس سے بے خبر نہیں۔ کہ قبل ازیں ان کی گرفتاری پر بہت بد امنی پھیل گئی تھی۔ اور ہمیں خطرہ ہے۔ کہ اس نازک موقع پر اس غیر دانشمندانہ گرفتاری پر تباہ کن نتائج برآمد نہ ہوں۔ جموں میں پچھلے ہی بے حد کشیدگی ہے۔ کیونکہ ہندو ہرزہ جیسے منفقہ کرتے ہیں جن میں اشتعال انگیز تقریریں کی جاتی ہیں۔ میر پور کی صورت حالات پر ایسی پورے طور پر قابو حاصل نہیں ہوا۔ راجپوری کوٹلی اور دوسرے اطراف سے اضطراب انگیز خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ یہ تمام واقعات افسوسناک ہیں۔

ان حالات میں ہم شیخ محمد عبداللہ صاحب کی گرفتاری کے خلاف پُروردہ احتجاج کرتے ہیں۔

(غلام عباس عبید المجید۔ یعقوب علی)

# ریاست کستھیر میں فتنہ انگیز عنصر کی موجودگی

## ریاست خود بد امنی پیدا کرنا چاہتی ہے

سیکرٹری صاحب آل انڈیا کستھیر کمیٹی کی طرف سے ذیل تار ہنر ایکسی لنسی دائر لئے ہند کے پرائیوٹ کوٹری کو ارسال کیا گیا ہے۔ آل انڈیا کستھیر کمیٹی کے نمائندہ متعین سرگرنے صاحب صاحب کو سب ذیل تار ارسال کیا ہے۔ شنبہ کی شب اس افواہ کے پھیلنے سے کہ کسی نے فتنہ انگیز بریڈرل ڈال کر اسے آگ لگانا چاہی سو خطرہ پیدا ہو گیا۔ تاہم لیڈروں کی کوشش سے ہر امن فضا پیدا کر دی گئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی ایسی فتنہ انگیز جماعت موجود ہے جس کا نشاہ یہ ہے۔ کہ مسلمان بے قابو ہو کر غیر آل انڈیا نشانہ افعال پر آرائیں اور لوگ حیران ہیں۔ کہ حکومت کستھیر کیوں ایسے فتنہ انگیز عنصر کو رہا کرے۔ نکل جانے کا حکم نہیں دیتی۔ یا وجودیکہ ان کی فتنہ انگیزی اور شرارت صاف طور پر عیاں ہے۔ سر عبداللہ صاحب سے ملاقات کی اجازت تا حاصل نہیں ملی۔ سپلے گورنر اور اجندہ وزیر اعظم کو درخواست دی گئی۔ وزیر اعظم نے

جنگو رز سے درخواست کرنے کو کہا۔ لیکن گورنر ہیشہ دیہات وغیرہ کے دورہ پر رہتا ہے۔ آج پھر اس سے بذریعہ تار درخواست کی گئی ہے۔ صاحب صدر نے مجھے اس میں یہ اضافہ کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریاست خود بد امنی چاہتی ہے۔ اور سر عبداللہ کی طرف سے اپیل دائر ہونے میں روکاوٹیں پیدا کر رہی ہے۔ صاحب صدر اس کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتے۔ اور ہر ایک سی لنسی سے مدد طلب کئے لئے پُروردہ اپیل کرتے ہیں۔

# قادیان میں یوم سمر کستھیر کا جلسہ

آل انڈیا مسلم کانفرنس دہلی نے ہر فروری بروز جمعہ یوم سمر کستھیر منانے کا اعلان کیا تھا۔ اس کے مطابق ناز محمد کے بعد قادیان میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں گورنر کے دست بھی شریک تھے۔ مجلس بہت بڑا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایضاً بطریق خود بھی جلسہ میں رونق افروز تھے۔

کانگریس کی فتنہ انگیزی کے باعث مسلمانان صوبہ سرحد پر حکومت کی سخت گیری اور تشدد کی وجہ سے جو مصیبت اور تباہی آئی ہے۔ اس میں ان کے ساتھ اظہار ہمدردی اور ان مصائب کے ازالہ کے لئے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس منعقدہ ۳۱ جنوری ۱۹۳۲ء کی مرتبہ تجاویز پر ہمدردانہ غور کرنے کے لئے حکومت سے استدعا کا ریزولوشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ نیز مسلمانان کستھیر کے ساتھ ان کی موجودہ روح فرسا مصائب میں اظہار ہمدردی۔ حکومت ہند سے براقت کا مطالبہ اور سرسری کوشش کوئل کی ذریعہ برطرفی پر مشتمل جامع ریزولوشن بھی متفقہ آرا سے پاس ہوا۔

# جموں میں جمعہ الواح

جموں ۶ فروری پر سوں سے شہر میں یہ خبر دور رسور سے گشت کر رہی تھی۔ کہ حکومت جموں کے دن ہر سب کا محاصرہ ملٹری اور پبلک فورسز کرنے والی ہے۔ کیونکہ حکومت کا خیال ہے۔ کہ علاقہ میں تمام فسادات کا باعث اجتماع ناز محمد ہے۔ مسلمانان جموں نے حکومت کے اس ارادہ کی خبر جگا تصفیہ ختمیہ ٹینک میں حکومت نے کیا۔ پورے صوبہ سکون کے ساتھ سنی راہ ساز میں مسلمان اس کثرت سے شریک ہوئے۔ کہ خدا کی شان نظر آگئی جموں میں اس سے پیشتر ناز پر اس کے زیادہ اجتماع کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ شاید حکومت کے تشدد کا اثر ہے۔ جس نے مسلمانوں کو پیش اور پیش مصائب و آلام کا مقابلہ کرنے کی بہت عطا کر دی ہے۔ بہر حال مسلمانوں نے ناز محمد شریک ہو کر یہ تباہی کر دی۔ اپنے نہ ہی فرض کی بجائے آوری تیغوں کے ساتھ میں بھی پوری شان سے کرتے ہیں۔ ناز محمد کے بعد متولین راجپوری کوٹلی وغیرہ کی ناز محمد ہزار مسلمانوں نے ادا کی۔ بعد میں مولانا یعقوب علی صاحب

مکتوبہ (نام لکھا)



# جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء میرپور تھلٹ اور کمیونٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۱۹	چراغ محمد صاحب	کیورقہ سٹیٹ	۲۱۹	غلام احمد صاحب	ضلع گجرات
۲۲۰	احمد علی صاحب	"	۱۸۴	غلام احمد صاحب	ضلع گجرات
۲۲۱	الہی بخش صاحب	مستان	۱۸۵	شیخ عبدالرحیم صاحب	ریاست ٹانکہ
۲۲۲	دین محمد صاحب	کیورقہ سٹیٹ	۱۸۶	شیخ عبدالکریم صاحب	"
۲۲۳	ایوب صاحب	"	۱۸۷	سلامت اللہ صاحب	سفرنگر یو۔ پی
۲۲۴	رستم علی صاحب	"	۱۸۸	محمد حسین صاحب	ضلع لاکھ پور
۲۲۵	گلاب دین صاحب	ضلع سیال کوٹ	۱۸۹	محمد اسماعیل صاحب	"
۲۲۶	عبدالحمید صاحب	سرگودھا	۱۹۰	عبدالغفور صاحب	"
۲۲۷	میاں غلام ارتضیٰ صاحب	شاہ پور	۱۹۱	علی محمد صاحب	"
۲۲۸	چوہدری محمد حسن صاحب	منگمری	۱۹۲	شیخ مظفر علی صاحب	گورداسپور
۲۲۹	محمد انور صاحب	سیال کوٹ	۱۹۳	شیخ عبدالحی صاحب	انبالہ شہر
۲۳۰	عبدالکریم صاحب	ضلع ریاستی - جموں	۱۹۴	شیخ بشیر احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۲۳۱	نبی بخش صاحب	سیالکوٹ	۱۹۵	حافظ غلام محمد صاحب	"
۲۳۲	دین محمد صاحب	"	۱۹۶	شیخ محمد طفیل صاحب	"
۲۳۳	ماسر محمد الرحمن صاحب	ضلع سیالکوٹ	۱۹۷	نذیر احمد صاحب	گوجرانوالہ
۲۳۴	علی محمد صاحب	گوجرانوالہ	۱۹۸	محمد یونس صاحب	ضلع سیال کوٹ
۲۳۵	رحمت علی صاحب	"	۱۹۹	فیض بخش صاحب	"
۲۳۶	عبدالکریم صاحب	سیال کوٹ	۲۰۰	مولانا بخش صاحب	سہوٹیا پور
۲۳۷	خواجہ سعید احمد صاحب	"	۲۰۱	محمد اسماعیل صاحب	"
۲۳۸	محمد عالم صاحب	ضلع گوجرانوالہ	۲۰۲	مولوی نور الدین صاحب	فیروز پور
۲۳۹	محمد رمضان صاحب	ریاست پٹیالہ	۲۰۳	سیال فتح محمد صاحب	نریہ کوٹ ریاست
۲۴۰	محمد دین صاحب	ضلع سیال کوٹ	۲۰۴	عمر الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۲۴۱	شاہ محمد صاحب	"	۲۰۵	عبداللہ صاحب	لاکھ پور
۲۴۲	محمد دین صاحب	"	۲۰۶	محمد اسماعیل صاحب	"
۲۴۳	منیر احمد صاحب	"	۲۰۷	محمد شریف صاحب	"
۲۴۴	رسول بخش صاحب	"	۲۰۸	غلام احمد صاحب	فیروز پور
۲۴۵	قاسمی سردار بخش صاحب	ریاست پٹیالہ	۲۰۹	سید محمد ذکی صاحب	مقدمہ نیہ عالی پلیدر بغداد
۲۴۶	عبدالرحیم صاحب	ضلع شاہ پور	۲۱۰	فضل دین صاحب	ضلع لاکھ پور
۲۴۷	عبدالحق صاحب	سیالکوٹ	۲۱۱	حکیم محمد اسماعیل صاحب	انک
۲۴۸	نصر اللہ خان صاحب	"	۲۱۲	محمد نواز صاحب	"
۲۴۹	موسیٰ خان صاحب	"	۲۱۳	سید عبدالغفور صاحب	سہیل پور
۲۵۰	چوہدری عنایت اللہ خان صاحب	ضلع سرگودھا	۲۱۴	رفی الحال نام قابہر کرنا نہیں چاہتے	
۲۵۱	چوہدری نصر اللہ خان صاحب	راولپنڈی	۲۱۵	شہزاد علی صاحب	سہوٹیا پور شہر
۲۵۲	خان بہادر صاحب	گجرات	۲۱۶	تاج الدین صاحب	ضلع امرتسر
۲۵۳	چوہدری سردار خان صاحب	"	۲۱۷	محمد لطیف صاحب	لاہور
۲۵۴	منشی احمد خان صاحب	"	۲۱۸	اللہ بخش صاحب	"
۲۵۵	عبدالعزیز صاحب	گوجرانوالہ			
۲۵۶	عاشق حسین صاحب	سیال کوٹ شہر			
۲۵۷	عبداللہ صاحب	ضلع سیال کوٹ			
۲۵۸	محمد دین صاحب	ضلع سیال کوٹ			
۲۵۹	اللہ بخش صاحب	ضلع سیال کوٹ			
۲۶۰	نور احمد صاحب	پسرولاد صاحب ضلع سیالکوٹ			
۲۶۱	غلام حیدر صاحب	ضلع گجرات			
۲۶۲	علی محمد صاحب	جانانہ پور			
۲۶۳	فضل داد صاحب	گجرات			
۲۶۴	مہر داد صاحب	"			
۲۶۵	بڑھا صاحب	"			
۲۶۶	احمد دین صاحب	"			
۲۶۷	علی محمد صاحب	سیال کوٹ			
۲۶۸	سید احمد صاحب	"			
۲۶۹	غلام حیدر صاحب	"			
۲۷۰	بہاول بخش صاحب	"			
۲۷۱	سویدار صاحب	"			
۲۷۲	محمد اسماعیل صاحب	گجرات			
۲۷۳	احمد دین صاحب	"			
۲۷۴	برکت صاحب	سیال کوٹ			
۲۷۵	بہادر خان صاحب	لاکھ پور			
۲۷۶	محمد عبداللہ صاحب	سیال کوٹ			
۲۷۷	لال دین صاحب	"			
۲۷۸	غلام حیدر صاحب	"			
۲۷۹	شمیر محمد صاحب	لدھیانہ			
۲۸۰	محمد علی صاحب	گجرات			
۲۸۱	ابراہیم صاحب	ضلع امرتسر			
۲۸۲	محمد دوم عزیز احمد صاحب	شاہ پور			
۲۸۳	عبدالستار صاحب	ریاست پونچھ			
۲۸۴	علی منتر شاہ صاحب	"			
۲۸۵	محمد الدین صاحب	ضلع گورداسپور			
۲۸۶	محمد شریف صاحب	ریاست بہاول پور			
۲۸۷	عمر دین صاحب	ضلع گورداسپور			
۲۸۸	خورشید احمد صاحب	شہر سیال کوٹ			
۲۸۹	عبداللطیف صاحب	ضلع گوجرانوالہ			
۲۹۰	حفصی صاحب	سرگودھا			
۲۹۱	محمد بخش صاحب	جنگ			
۲۹۲	عبداللہ خان صاحب	سیال کوٹ			
۲۹۳	چوہدری فضل دین صاحب	سہوٹیا پور			
۲۹۴	چوہدری فیروز خان صاحب	لدھیانہ			
۲۹۵	محمد اسماعیل صاحب	گورداسپور			
۲۹۶	اللہ دتا صاحب	"			



# تجارتِ قادیان و جماعتِ صلحہ

فاکسار نے ایک عرصہ دراز سے غیر احمدی لوگوں کی شرکت میں کئی اقسام کے سفینا تکالیف و مالی نقصانات برداشت کر کے - بخارا - ایران - عراق - افغانستان - بلوچستان - ترکستان وغیرہ غیر ممالک کی اشیائے قالیں و چپڑا (CARPETS & FURS) وغیرہ کی تجارت کا تجربہ حاصل کیا ہے۔ اور تمام تکالیف مذکورہ کی تلافی کے لئے بکثرت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں دعا کیلئے التجاری - چنانچہ حضور کی دعاؤں نے اس عاجز کے لئے ایک راستہ بنا دیا۔ اور غیر احمدی فرم کی شرکت سے علیحدہ ہو کر اور اللہ کریم سے توفیق پا کر وصیت ہذا سے آج مورخہ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء کو اس عاجز نے اپنے پیارے محمود کے ہاتھ پر عہد کیا ہے کہ دوکان ہذا سے جو منافع بعد نہائی اخراجات دوکان اس عاجز کی ذات سے تعلق رکھے اور حصہ میں آئے۔ اس میں ۱/۲ حصہ برائے خدمت دین اسلام کے راہ مولا جس نے اس کا ذخیرہ کی توفیق دی - دینار بیگا - روزنامہ دوکان میں یہ اس لئے نوٹ کیا گیا ہے - کہ ہر وقت یاد رہے - اور ادائیگی کی فکر رہے - اور بعد از مرگ آئندہ نسل یا دوکان کے کاروبار کے قائم مقام کے لئے تحریک زندہ رہے - خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے - آمین! اپنا علیحدہ کاروبار اس طریق سے شروع کر دیا ہے - کہ جو درست مالی انداز سے اس عاجز کو مستفید فرمائیں - ان کو تیسرا حصہ منافع مع اصل رقم بوقت فروخت مال دیا جاوے گا - یعنی اگر یکھد روپیہ کی صفحہ دو سو روپیہ پر فروخت ہو جائے - تو ۱/۲ یا ۳/۵ کو مالک کو دیا جائیگا تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل پتہ سے پراسپیکٹس طلب فرمائیں - اور جو درست تجارت سے فائدہ حاصل کرنا چاہیں - وہ بہت جلد ہی اس عاجز سے تعلق

پیدا کریں - کیونکہ مارکیٹ قالیں اس وقت بہت گرمی ہوئی اور اس وقت کی خرید سے بہت زیادہ فائدہ حاصل ہوگا نوٹ: ہذا، تجارت قالیں دنیا میں بہترین منافع بخش تجارت ہے۔  
 (۲) فقط ان اجباب کو کاروبار ہذا میں شامل کیا جائیگا - جو کاروبار ہذا سے حاصل کردہ منافع میں سے کم از کم ۱/۲ حصہ برائے خدمت دین دینے کا عہد کریں۔

۱۵۹

## فاکسار محمد رفیق جالندھری

## مالک و منیجر - دی پرشین کارپٹ کارپوریشن پشاور

### سٹریٹفیکٹ

برادران - برادر محمد رفیق صاحب کو تجارت قالیں میں کافی مہارت ہے۔ مدت تک غیر احمدی دوستوں کے ساتھ اسی تجارت میں بطور شریک و کارکن کام کر چکے ہیں۔ مگر اب عرصہ چھ ماہ سے علیحدہ اپنی فرمائشوں کی ہے۔ ان کے سابقہ سلوک - نیک نامی اور خوش معاملگی کو مد نظر رکھتے ہوئے غیر احمدی تجارتی مال ان کو برائے فروخت دیا ہے۔ مگر جب تک ان کے پاس ایک کافی مقدار نقد روپیہ کی نہ ہو۔ یہ اعلیٰ پیمانے پر کام نہیں کر سکتے۔ میں اجباب ذمی استطاعت سے ان کی بزرگ سفارش کرتا ہوں کہ ان کو حتی المقدور نقد روپیہ بطور قرض حسنہ یا بطور حصہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ انشاء اللہ ایسے اجباب کو فائدہ ہوگا۔ فاکسار محمد رفیق جالندھری تجارتی پراونٹس انجمن احمدیہ صوبہ سرحد انفصل :- اس تجارت میں جو اصحاب شرکت اختیار کرنا چاہیں - وہ اپنی ذمہ داری پر معاملہ طے کریں مرکز کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## پہلی ہڈی - کٹ بیس منگواؤ - فائدہ اٹھاؤ

### کپنی ہڈا کے کارکن احمدی میں

### کا ادیان تدریسی سے ہوتا ہے

اس وقت کٹ بیس کی تجارت مقبول علام ہو رہی ہے قلیل سرمایہ سے زیادہ منافع دینے والا یہ کام ہے۔ ہم نے نئے سال سے سپلائی مال میں تبدیلی کر دی ہے۔ چینیس پختہ رنگ پائین - ٹریکولین - نرما - سائٹن - جامی - عام پسند مال بیجا جاتا ہے۔ جس سے خریدار فائدہ اٹھائیں - تجارت کے لئے دو صد روپیہ کی گارنٹی منگوائیں - ذاتی ضرورت کے لئے اور اہل و عیال کے پارچات کے لئے پچاس روپیہ کا بنڈل بطور نمونہ منگوائیں - آرڈر کے ساتھ چھ ماہ رقم پیشگی آنی چاہیے۔  
 مفصل سٹڈی طلب کیجئے

## امرکن کمرشل کپنی بسٹی لٹ

(گورنمنٹ سے رجسٹر شدہ)

## آپ کا انگلش بچہ مونیوں میں

### تو لکھنے کے قابل ہو

جناب ماسٹر محمد حسن صاحب نے اے وی انگلش بچہ قائم مقام ہیڈ ماسٹر احمدیہ نڈل سکول گنیالیان ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں  
 جدید انگلش بچہ کا بغور مطالعہ کیا۔ اور اسے واقعی اسم با سہمی پایا۔ ہندوستانیوں کو جلد انگریزی سے آشنا کرنے والی ایسی مفید اور سیکل کتاب میری نظر سے آج تک نہیں گذری قابل اور تجربہ کار مصنف کی محنت قابل مبارک باد اور قابل شکر ہے۔ :-

جناب ایم عبد اللہ صاحب سنبھلی دہاس لکھتے ہیں  
 یہ آپ کی کتاب انگلش بچہ کے پڑھنے سے میں سیکر سکول بیونگ کے امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہو گیا ہوں۔  
 یہ واقعی آپ کی کتاب سوتیلوں میں تول کر لینے کے قابل ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ معمولی اک۔

اگر ایک لائق استاد کی طرح جلد اور نہایت آسانی سے انگریزی پڑھ سکائے تو کل قیمت وارپس منگوائیں۔ پتہ  
 قمر بازار (جدید بازار) شملہ

## حبِ رحمانی (رجسٹرڈ)

دوستو! یہ گولیاں عجائبات طب سے ہیں۔ ہر انسان نسخہ دیکھتے ہی خود بخود معلوم کر سکتا ہے کہ یہ ترکیب کردہ گولیاں کس قدر اپنے اندر برقی اثر رکھتے ہوئے قیام بدن کے لئے کیسی مفید و بابرکت ہوں گی۔ پس ان کا استعمال ہر حال میں ازبیں ضروری ہے۔ حبِ رحمانی :- کشتہ سونا - کشتہ چاندی - کشتہ زاپہ سونے - کیسے جردار خطائی - شکر سے تیار کی گئی ہیں۔ قوت جسمانی کیسی ہی کمزور ہو گئی ہو۔ اور بچے اپنے کام سے جواب دے چکے ہوں۔ اور زندہ درگور ہونے کی وجہ سے دنیا تیرہ و تار نظر آتی ہو۔ اور آرام و راحت کا مقابلہ تلخ زندگی کے ہاتھ میں ہو۔ ایسی حالت میں انشاء اللہ صرف حبِ رحمانی ہی ساتھ دیگی۔ یا حرارت عزیزی کمزور ہو کر تمام بدن پر پڑے گی چھائی ہو۔ کمزوری دل روز بروز بڑھتی جاتی ہو۔ تو بالخصوص ایسی حالت میں حبِ رحمانی مفید ہوگی۔

غرض تمام اعضاء و ریشہ کو قوت دے کر از سر نو تازگی پیدا ہوگی۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کے فوائد عجیبہ۔ اور اثرات تحریر میں نہیں آسکتے۔ صرف اس قدر بس ہو۔ عبد الرحمن کاشانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب



